کیا صاحبِ ترتیب کے لیے واجب الاعادہ نماز میں بھی ترتیب ضروری ہے؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ زید ایک صاحبِ ترتیب ہے، اس کی اب تک کوئی نماز قضا نہیں ہوئی۔ کچھ دن پہلے اُس سے نمازِ عشاء میں ایک غلطی سرزد ہوگئی، جس کی وجہ سے وہ نماز واجب الاعادہ ہوگئی، لیکن اس نے مسئلہ معلوم نہ ہونے کی وجہ سے اس کا اعادہ ہی نہیں کیا۔ تفصیل یہ ہے کہ زید نے اپنی تنہا نمازِ عشاء ادا کرتے ہوئے قعدہ اُولیٰ میں تشہد کے بعد بھول کر درودِ پاک پڑھ لیا، اور بعد میں سجدۂ سہو بھی نہیں کیا اور وہ اس کے بعد سے آج تک تمام نمازیں اسی طرح (یعنی بغیر اس نماز عشاء کو دوبارہ پڑھے) پڑھتا رہا۔

اب دریافت یہ کرنا ہے کہ کیا زید کو اتنے دن گزر جانے کے بعد بھی اُس نمازِ عشاء کو دوبارہ پڑھنا واجب ہے؟ اور چونکہ وہ صاحبِ ترتیب ہے، تو کیا اُس ایک واجب الاعادہ نماز کی وجہ سے اُس کے بعد والی نمازوں پر بھی کوئی اثر پڑے گا؟

جواب

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں زید پر نمازِ عشاء کا اعادہ اب بھی لازم ہے، لہٰذا جتنا جلد ممکن ہو، اسے دوبارہ پڑھ لے۔ لیکن اس واجب الاعادہ نمازِ عشاء کی وجہ سے بعد میں پڑھی جانے والی وقتی نمازوں کی ادائیگی پر کوئی اثر نہیں پڑے گا، وہ سب درست شمار ہوں گی۔

تفصیل یہ ہے کہ اگر کسی نماز میں ایسی غلطی ہو جائے جس کی وجہ سے وہ مکروہِ تحریمی واجب الاعادہ ہو جائے، تو اس نماز کا اعادہ بہر حال واجب ہوتا ہے، خواہ وقت کے اندر دوبارہ پڑھی جائے یا وقت گزرنے کے بعد۔ یہی راجح قول ہے، جیسا کہ خاتم المحققین علامہ سید ابن عابدین شامی علیہ الرحمۃ نے منحۃ الخالق اور ردالمحتار میں تحقیق فرمائی ہے، اور اسی پر سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ نے فتاویٰ رضویہ میں فتویٰ دیا ہے۔ لیکن اس واجب الاعادہ نماز کی وجہ سے صاحبِ ترتیب کی وقتی نمازوں کی ادائیگی پر کوئی اثر نہیں پڑتا، کیونکہ یہ جو مسئلہ ہے کہ صاحب ترتیب کیلئے قضا نماز یاد ہوتے ہوئے وقتی نماز پڑھنے کی اجازت نہیں، اس کا تعلق اس فرض نماز سے ہے جس کا فرض ذمہ پر باقی ہو، اب چاہے وہ فرض اعتقادی ہو یا فرض عملی، جبکہ واجب الاعادہ نماز میں اصل فرض ذمہ سے ساقط ہو چکا ہوتا ہے، صرف کراہت تحریمی کی وجہ سے پیدا ہونے والے نقصان و کمی کو پورا کرنے کیلئے اس کا اعادہ لازم ہوتا ہے، لہٰذا صاحب ترتیب

نے واجب الاعادہ نماز یاد ہوتے ہوئے وقتی فرض نماز پڑھ لی تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ سیدی اعلیٰ حضرت امام اہلسنت علیہ الرحمۃ نے جد الممتار میں خاص اسی مسئلہ کی تصریح فرمائی ہے۔

واجب الاعادہ نماز کا اعادہ وقت گزرنے کے بعد بھی لازم و واجب ہے، یہی راجح قول ہے، علامہ سید ابن عابدین شامی علیہ الرحمۃ منحۃ الخالق میں لکھتے ہیں، وعبارة ما بين القوسين من البحر الرائق: "(فالحاصل أن من ترك واجبا من واجباتها أو ارتكب مكروها تحريميا لزمه وجوبا أن يعيد في الوقت فإن خرج الوقت بلا إعادة أثم ولا يجب جبر النقصان بعد الوقت فلو فعل فهو أفضل) نقل الخير الرملي عن العلامة المقدسي أنه يجب أن لا يعتمد على هذا الماذكره قريبا من قولهم كل صلاة أديت مع الكراهة سبيلها الإعادة مطلقا۔۔ظاهر كلامهم يقتضي الوجوب خارج الوقت أيضا ويدل عليه ماقدمناه عن شرح التحرير" **ترجمہ: (تو حاصل کلام یہ ہے کہ جس نے واجباتِ نماز میں سے کوئی واجب چھوڑا یا مکروہِ تحریمی فعل کا ارتکاب کیا، تو وقت میں اُس کا اعادہ واجب ہے، اگر وقت گزر گیا اور اس نے اعادہ نہ کیا تو وہ گنہگار ہوگا اور وقت کے بعد اُس پر نقصان کی تلافی واجب نہیں ہوگی۔ ہاں! اگر وہ اعادہ کر لے، تو افضل ہے) علامہ خیر الدین رملی علیہ الرحمۃ نے علامہ مقدسی علیہ الرحمۃ کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ صاحب بحر کے اس قول پر اعتماد نہ کرنا واجب ہے کیونکہ قریب ہی میں فقہاء کرام کا یہ قول گزر چکا ہے کہ ہر وہ نماز جس کو کراہت کے ساتھ ادا کیا گیا ہو اس کا حل مطلقاً اعادہ کرنا ہے، فقہاء کرام کے کلام کا ظاہر یہی تقاضا کرتا ہے کہ وقت نکلنے کے بعد بھی اعادہ واجب ہے اور اس پر وہ کلام بھی دلالت کرتا ہے جس کو ہم نے شرح تحریر کے حوالے سے ذکر کر دیا ہے۔** (منحۃ الخالق علی البحر الرائق، ج 02، ص 87، دار الکتاب الاسلامی)

علامہ شامی علیہ الرحمۃ ہی رد المحتار میں لکھتے ہیں: "يكون المرجح وجوب الإعادة في الوقت وبعده، ويشير إليه ماقدمناه عن الميزان" **ترجمہ: راجح یہی ہے کہ وقت میں اور اس کے بعد اعادہ واجب ہے اور اسی کی طرف وہ کلام اشارہ کرتا ہے جس کو ہم پہلے میزان سے ذکر کر آئے ہیں۔** (رد المحتار علی الدر المختار، ج 02، ص 65، دار الفکر، بیروت)

سیدی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ نے اسی قول پر فتوی دیا اور دلیل میں علامہ شامی علیہ الرحمۃ کی اسی عبارت کو ذکر فرمایا، چنانچہ نماز جمعہ میں سجدہ سہو لازم ہوا اور جماعت عظیم نہ ہو، اس مسئلہ کے متعلق لکھتے ہیں: "بس جہاں جمعہ بھی جماعت عظیم سے نہ ہوتا ہو بلاشبہ سجدہ کرے، اگر نہ کیا اعادہ کرے، اگر وقت نکل گیا ظہر پڑھ لیں۔ رد المحتار میں ہے: المرجح وجوب الاعادۃ فی الوقت و بعدہ راجح یہی ہے کہ وقت میں اور اس کے بعد اعادہ واجب ہے۔" (فتاویٰ رضویہ، ج 08، ص 180، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

واجب الاعادہ نماز میں اصل فرض ذمہ سے ساقط ہو چکا ہوتا ہے، حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح میں ہے: "وكذا الحكم في كل صلاة أديت مع كراهة التحريم والمختار أن المعادة لترك واجب نفل جابر والفرض سقط بالأولى لأن الفرض لا يتكرر" **ترجمہ: اور اسی طرح ہر اس نماز کو دہرانے کا حکم ہے جس کو کراہت تحریمی کے ساتھ ادا کیا گیا اور مختار قول یہی ہے کہ ترک واجب کی وجہ سے جو نماز دہرائی جائے، وہ نقصان پورا کرنے والی نفل نماز ہے اور فرض تو پہلی نماز سے ساقط ہو چکا تھا کیونکہ فرض متکرر نہیں ہوتا۔**

(حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح، ج 01، ص 248، دار الکتب العلمیۃ بیروت - لبنان)

لہٰذا صاحب ترتیب نے واجب الاعادہ نماز یاد ہوتے ہوئے وقتی فرض نماز پڑھ لی تو اس میں کوئی حرج نہیں، جیسا کہ سیدی اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مولانا شاہ احمد رضا خان علیہ الرحمۃ جد الممتار میں لکھتے ہیں: ”تأخير الجابر لا يكون تأخير الأصل, ألا ترى أن من أدى صلاة الظهر مع كراهة التحريم ثم صلى العصر ذاكرا أن عليه الجبر لم يكن به بأس, فالله تعالىٰ اعلم“ ترجمہ: اصل عبادت میں واقع ہونے والی کمی کو دور کرنے والی شے یعنی اعادہ کو مؤخر کرنے سے اصل کو مؤخر کرنا لازم نہیں، کیا تم نہیں دیکھتے کہ جس نے نماز ظہر کراہت تحریمی کے ساتھ ادا کی ہو پھر وہ نماز عصر یہ یاد ہوتے ہوئے ادا کرلے کہ اس پر نماز ظہر کا اعادہ لازم ہے تو اس میں کچھ حرج نہیں اور اللہ تعالیٰ ہی سب سے زیادہ علم والا ہے۔ (جد الممتار علی رد المحتار، التعلیق: 2252، ج04، ص326، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: HAB-0657

تاریخ اجراء: 26 ربیع الثانی 1447ھ/20 اکتوبر 2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net